Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
قائمقام ایڈیٹر: یوسف سہیل شوق
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۷۷ | منگل - ۲۷ شعبان ۱۴۱۲ھ - ۳ امان ۱۳۷۱ ہش - ۳ مارچ ۱۹۹۲ء | نمبر ۵۲

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت یابی کے لئے خصوصی دُعاؤں کی تحریک

جیساکہ احباب جانتے ہیں حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چند ہفتوں سے علیل ہیں۔ مختلف طبّی علاجوں کا سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی کامل شفایابی کیلئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔ مولاکریم حضرت سیّدہ صاحبہ کو جلد تر صحت عطا کرے اور لمبی زندگی سے نوازے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

”اگر انسان نیکی نہ کرسکے تو کم از کم نیکی کی نیّت تو رکھے کیونکہ ثمرات عموماً نیتوں کے موافق ملتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیوی حکام بھی اپنے قوانین میں نیّت پر بہت بڑا مدار رکھتے ہیں۔ اور نیّت کو دیکھتے ہیں۔ اسی طرح پر دینی امور میں بھی نیّت پر ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ پس اگر انسان نیکی کرنے کا مصمّم ارادہ رکھے اور نیکی نہ کرسکے تب بھی اس کا اجر مل جاوے گا۔ اور جو شخص نیکی کی نیّت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو توفیق بھی دے دیتا ہے اور توفیق کا ملنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے دیکھا گیا ہے اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ انسان سعی سے کچھ نہیں کرسکتا۔ نہ وہ صلحاء، سعداء و شہداء میں داخل ہوسکتا ہے اور نہ اُور برکات اور فیوض کو پاسکتا ہے۔ غرض ؎

نہ بزور نہ بزاری نہ بزر مے آید

بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ گوہرِ مقصود ملتا ہے اور حصولِ فضل کا اقرب طریق دُعا ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صـ ۳۹۷)

” اور اگر دُعا کو دل نہ چاہے اور پُورا خشوع خضوع دُعا میں حاصل نہ ہو تو اُس کے حصُول کے واسطے بھی دُعا کرے اور اس بات سے ابتلاء میں نہ پڑے کہ میری دُعا تو صرف زبان پر ہی ہوتی ہے دل سے نہیں نکلتی۔ دُعا کے جو لفظ ہوتے ہیں ان کو زبان سے ہی کہتا رہے۔ آخر استقلال اور صبر سے ایک دن دیکھ لے گا۔ کہ زبان کے ساتھ اس کا دل بھی شامل ہوگیا ہے اور عاجزی وغیرہ لوازمات دُعا میں پیدا ہوجائیں گے۔“

(ملفوظات جلد سوم صـ ۳۹۷)

درخواست دُعا

○ مکرم مجیب احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ ابن مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح نائب ناظر مال آمد کی بائیں جانب کی ہنسلی کی ہڈی میں گرنے سے فریکچر ہوگیا ہے۔

○ مکرم شیخ عبدالرشید صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی صدر کے بیٹے عزیز عطاء العلی عمر ۱۶ سال کی طبیعت آجکل پھیپھڑوں میں ثانوی بیماری کے بڑھ جانے کی وجہ سے زیادہ خراب ہے۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

تقریب شادی

مکرم سلطان احمد صاحب محمود ابن مکرم چوہدری رحمت علی ظفر صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ ثمینہ صاحبہ بنت مکرم ملک غلام نبی صاحب بعوض چالیس ہزار روپے حق مہر ۱۹ فروری ۱۹۹۲ء کو بمقام بڑھتا نوالہ ضلع سیالکوٹ مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے پڑھا۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی۔ ۲۱ فروری ۱۹۹۲ء کو مکرم چوہدری رحمت علی صاحب نے اپنے گھر واقع ناصر آباد کالونی میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ دعوت کے اختتام پر مکرم خواجہ برکات احمد صاحب نے دعا کروائی۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔

عاجزانہ طور پر خدا تعالیٰ کے حضور مدد مانگو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

”ایک مشہور قصّہ ہے کہ انشاء اللہ خاں ایک بہت مشہور اور نامور شاعر گذرا ہے۔ وہ بادشاہی دربار میں بیٹھا کرتا تھا۔ جس کی عادت تھی کہ جو کوئی بھی بادشاہ کی تعریف کرتا وہ اس سے بڑھ کر تعریف کر دیتا تھا۔ ایک دن کسی نے بادشاہ کی تعریف کی کہ آپ بڑے عالی خاندان ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ آپ والانسب ہیں۔ تیسرے نے کہا کہ آپ نجیب الطرفین ہیں۔ انشاء اللہ خاں نے چونکہ ان سب سے بڑھ کر کہنا تھا۔ اس لئے اس نے کہا کہ آپ نجیب کیا بلکہ انجب ہیں۔ انجب کے چونکہ دو معنی تھے۔ ایک یہ کہ لونڈی زادہ۔ اور دوسرے اعلیٰ خاندان کا۔ اور چونکہ وہ بادشاہ لونڈی زادہ تھا۔ اس لئے لوگوں کی نظریں اسی طرف گئیں اور انشاء اللہ یہ کہنے کی وجہ سے ذلیل ہوگیا۔ حالانکہ لفظ کے اچھے معنی بھی تھے۔ اسی طرح اگر کوئی آدمی کسی سے اجازت طلب کرے کہ کیا اب مَیں جاؤں تو وہ کہے کہ جائیے لیکن اگر وہ اس کو کہے کہ نکل جاؤ۔ تو وہ لڑنے پر آمادہ ہوجائے گا۔ اور کہے گا کہ گھر آنے والے کی تم یہی عزت کیا کرتے ہو؟ ایسی بہت سی باتیں ہیں جن کے لئے احتیاط کرنی نہایت ضروری ہے۔ پھر خدا کے حضور بات کرنے کے لئے تو اور بھی احتیاط کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عظمت۔ شوکت۔ جبروت اور عزت کا مقابلہ کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ بھی نہیں کرسکتا۔ جب آپس میں لحاظ کو ملحوظ رکھنا پڑتا ہے تو خدا کی جبروت اور عظمت کی وجہ سے تو بہت ہی محتاط ہونا چاہیئے۔ اسی لئے صوفیاء لکھتے ہیں کہ بعض دعائیں انسان کی ہلاکت کا باعث ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو موسیٰ علیہ السلام سے مشرکوں نے کہا کہ ہم کبھی تم کو نہیں مانتے یہاں تک کہ خدا کو نہ دیکھیں۔ خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی کیا ہی پاک خواہش تھی۔ وہ

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۔ امان ہش ۱۳۷۱ ——— ۳۔ مارچ ۱۹۹۲ء

خداوند تعالیٰ کا فضل و احسان

خدا تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ اس نے ہم کو جماعت احمدیہ سے منسلک کیا۔ کوئی ایک احمدی یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ احمدیت کی نعمت سے سرفراز ہونے میں خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے سوا کوئی اور بات بھی ہے۔

دنیاداری کے جھنجھٹوں میں بُری طرح الجھی ہوئی دنیا کے حالات پر اگر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ ہر شخص پیسے اور مال کی ہوس میں دیوانہ وار دوڑا چلا جا رہا ہے۔ اس کا سانس پھُولا ہوُا ہے۔ نظریں دور اُفق میں نظر نہ آنے والے مستقبل پر گڑی ہوئی ہیں۔ جسم تھکن سے چوُر ہے مگر وقت اور زمانے کا یہ قیدی انسان صرف چند پیسوں، آسائش کی اشیاء اور دنیاوی لذّات کی تلاش میں یوں سرگرداں ہے کہ اسے نہ اپنوں کا ہوش ہے۔ نہ پیاروں کی پرواہ۔ نہ کسی اخلاقی قدر و قیمت کا پاس ہے اور نہ کسی روحانی قدر کی اہمیت اس کے دل میں ہے۔ سب کچھ حاصل کرنے کے بعد اَور حاصل کرنے کی دُھن لگ جاتی ہے۔ اسے سنبھالنے اور اس کی حفاظت کرنے کا فکر دن رات بے چین اور پریشان رکھتا ہے۔ غرضیکہ مادّی فکروں، سوچوں اور پریشانیوں کے سوا آج کے انسان کے پاس اور کچھ باقی نہیں رہا۔

اس کے مقابل پر اس دنیا میں ہی ایسے بھی لوگ ہیں جو مال کماتے ہیں تو اس تڑپ کے ساتھ کہ اس میں سے زیادہ سے زیادہ مَولا کریم کا پیار حاصل کرنے کے لئے مَولا کو دے دیا جائے۔ وہ اپنے اوقات بچاتے ہیں تو اس دُھن میں کہ اس وقت کا ممکن حد تک زیادہ سے زیادہ حصّہ خداوند کریم کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ وہ کوئی صلاحیت حاصل کرتے ہیں، کوئی اعزاز پاتے ہیں یا کوئی مہارت حاصل کرتے ہیں تو ان کے دل میں یہ خیال جنم لیتا رہتا ہے کہ اپنی اس صلاحیت سے وہ اپنی جماعت کو کس طرح سے فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

مغرب کی تیز رفتار زندگی میں جہاں دن کے چوبیس گھنٹے ڈالروں پونڈوں اور مارک میں گنے جاتے ہیں۔ خدا کے کتنے ہی پیارے ایسے ہیں جو کام ختم کرنے کے بعد اوور ٹائم لگانے یا دوجگہ کام کرنے کی بجائے مشن ہاؤس پہنچ جاتے ہیں۔ اور پھر رات گئے جب واپس گھر پہنچتے ہیں تو اپنے بچوں اور گھر والوں کو بہت قلیل سا وقت ہی دے پاتے ہیں لیکن اس کے باوجود خود بھی خوش اور مطمئن ہوتے ہیں اور ان کے بیوی بچے بھی فخر سے سر بلند کرتے ہیں۔ کہ ہمارے گھر کا سربراہ مال کمانے نہیں بلکہ مَولا کی رضا کمانے نکلتا ہے۔

ان سب باتوں کے بعد اگر ہم مَولا کریم کا بے حد شکر اَدا نہ کریں تو اور کیا کریں۔ دن رات ہماری زبانیں حمد باری تعالیٰ سے تر رہیں تو یہ بھی کم ہوگا۔

اے مَولا! اپنا شکر اَدا کرنے کی توفیق بھی تو خود ہی ہم کو عطا فرما۔ ہم سے راضی ہو جا۔

ہر ایک چیز کو روشن ضمیر کر دیجے
اُٹھا کے ذرّوں کو ماہِ منیر کر دیجے
تمام کون و مکاں میں ہو روشنی آزاد
جہاں کہیں بھی ہے ظلمت، اسیر کر دیجے

الوالاقبال

○

ہمسایوں سے کہہ دو یہ گھر میرا ہے
دل دیواریں میری ہیں دَر میرا ہے

مَیں ہی آویزاں ہوں گھر کے آنگن میں
نیزے پر جو رکھّا ہے سَر میرا ہے

مَیں ہی صَف بستہ ہوں سوچ سمندر میں
ساحل پر بھی دھیان کا لشکر میرا ہے

کانٹے ہی کانٹے ہیں دشتِ ملامت میں
ان کانٹوں کے اُوپر بستر میرا ہے

جس کے لمس سے اندھیرے مسمار ہوئے
وہ آنسو وہ آنکھ کا پتھّر میرا ہے

میرے نام پہ قدغن ہے اخباروں میں
اَور خبروں میں ذکر بھی اکثر میرا ہے

مَیں ہی جاگ رہا ہوں عہدِ اذیّت میں
حدِّ نظر تک سارا منظر میرا ہے

سارے محل منارے چکنا چوُر ہوئے
اب بھی صحیح سلامت چھپّر میرا ہے

بگڑی بات بنی جب میرے آقا نے
ہولے سے فرمایا: "مضطرؔ میرا ہے"

چوہدری محمد علی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اُترے گی اور روح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو۔ اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری مقبولیت لکھی جاوے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ——— (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

مذہب کو مدنظر رکھتے ہوئے مکمل تعلیم کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ یہ کہ وہ ان باتوں کے کرنے کا حکم دے۔ جن سے روحانیت اپنے کمال کو پہنچتی ہو اور ان باتوں سے منع کرے جو اس کمال سے محروم رکھنے والی ہوں۔

۲۔ یہ کہ وہ ایسا قانون تجویز کرتے وقت صرف ایک قوم یا شخص سے تعلق نہ رکھتا ہو۔ بلکہ کثیر افراد اور کثیر اقوام سے تعلق رکھتا ہو ان تمام طبائع کا لحاظ رکھے جن کے لئے وہ وضع کیا گیا ہو۔ اور ایسے احکام دے جن پر ہر شخص اپنی اپنی استعداد کے مطابق عمل کر سکے۔

۳۔ تیسری خصوصیت مکمل تعلیم میں یہ ہونی چاہئے کہ اس کے احکام بنی نوع انسان کے لئے قابل عمل ہوں اور ان سے کوئی خلا مذہب میں یا اخلاق میں یا عقل میں یا تمدن میں نہ پیدا ہوتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں خوبیوں کو جمع کر دیا ہے ( ) تین باتیں یعنی عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور تین باتوں یعنی فحشاء منکر اور بغی سے بچنے کا۔ عدل کے معنی برابری کے ہوتے ہیں یعنی دوسرے سے ایسا سلوک یا معاملہ کرے جیسا کہ اس کے ساتھ کیا جاتا ہے اگر اس پر ظلم کیا جاتا ہے تو وہ اتنا بدلہ لے سکتا ہے جتنا ظلم ہوا ہو۔ مگر اس سے زیادہ سختی نہیں کر سکتا۔ اگر اس سے کوئی شخص حسن سلوک کا معاملہ کرتا ہے تو اس کا بھی فرض ہے کہ کم سے کم اتنا حسن سلوک اس سے کرے اللہ تعالیٰ سے عدل کرنے کے یہ معنے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ نیک معاملہ کیا ہے۔ یہ اس کا حق ادا کرے اور اپنے وجود سے اللہ تعالیٰ کے لئے اعتراضات کے مواقع پیدا نہ کرے۔ اسی طرح یہ کہ اس کا حق غیر اللہ کو نہ دے اور شرک میں مبتلا نہ ہو۔ کیونکہ شرک کرنا گویا خدا تعالیٰ کا حق چھین کر دوسروں کو دینا ہے اور یہ ظلم ہے۔ اسی وجہ سے شرک کا نام ظلم بھی رکھا گیا ہے۔ پس خدا کا بیٹا یا بیوی یا اسے شریک قرار دینا عدل نہیں بلکہ ظلم ہے۔ کیونکہ ظلم اسی کو کہتے ہیں کہ ایک کا حق کسی اور کے سپرد کر دیا جائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی طرف منسوب کر دینا بھی عدل کے خلاف ہے۔

عدل سے بڑھ کر دوسرا درجہ احسان بتایا ہے۔ احسان کا مطلب یہ ہے کہ یہ نہ دیکھنا چاہئے کہ دوسرا ہم سے کیا سلوک کرتا ہے بلکہ اگر وہ برا سلوک کرتا ہے تب بھی ہم اس کے ساتھ اچھا ہی سلوک کریں۔ یہ مقام پہلے مقام سے بڑا ہو اور عفو، درگزر، غرباء کی مدد، صدقہ و خیرات اور قومی خدمات وغیرہ نیکیاں سب اس کے اندر شامل ہیں۔ علوم کی ترقی و تدوین کے لئے کوشش کرنا بھی اس کے اندر آجاتا ہے۔ کیونکہ ان کے نتیجے میں اپنوں اور بیگانوں کو جسمانی اور روحانی فائدہ اور آرام پہنچتا ہے۔ تیسرا مقام ایتاء ذی القربیٰ کا بتایا ہے۔ جس کے معنے رشتہ داروں کو دینا یا رشتہ داروں کا دینا ہے اور مطلب یہ ہے کہ بنی نوع انسان سے ایسا سلوک کرے جیسا کہ ایک رشتہ دار دوسرے رشتہ دار سے سلوک کیا کرتا ہے۔ اس سلوک سے احسان کا سلوک مراد نہیں کیونکہ احسان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس سلوک سے وہ سلوک مراد ہے جو محبت طبعی کی وجہ سے مبادلہ کے خیال کے بغیر کیا جاتا ہے۔ احسان کرتے وقت تو انسان کو یہ خیال ہوتا ہے کہ فلاں شخص نے مجھ سے اچھا سلوک کیا ہے میں اس سے بہتر بدلہ دوں تا میری نیک نامی ہو یا گناہ گار کی خطا معاف کرتے ہوئے یہ خیال آجاتا ہے کہ میں اس سے حسن سلوک کروں گا تو اس کے دل سے بغض نکل جائے گا۔ اور یہ میرا دوست بن کر میری تقویت کا موجب ہوگا لیکن ماں جو اپنے بچہ سے محبت کرتی ہے اور اس کے لئے قربانی کرتی ہے۔ اس میں ذرہ بھر بھی بدلہ کی خواہش نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی محبت کی بنیاد اس کی اپنی ہی قربانی پر ہوتی ہے۔ ایک عورت کے ہاں جب اولاد نہیں ہوتی تو اس کے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوتا کہ میرا لڑکا ہوتا تو وہ میری خدمت کرتا۔ بلکہ اسے اولاد کی خواہش اس جذبے کے ساتھ ہوتی ہے کہ میں اسے پالتی اس کی خدمت کرتی اسے کپڑے پہناتی اسے بیاہتی اس کے بچوں کو کھلاتی غرض اولاد کی خواہش کے وقت ماں کے دل میں خدمت لینے کا ادنیٰ سے ادنیٰ احساس نہیں ہوتا۔ بلکہ اسی خواہش کا موجب اولاد کی خدمت کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ یہی وہ نیکی کا جذبہ ہے جو انسان کے لئے سب سے بڑی نیکی ہے اور جس کے حصول کے بعد انسان کا اخلاقی وجود مکمل ہوتا ہے۔

ہر شخص کے مال میں رشتہ داروں، مساکین اور مسافروں کا حق ہے۔ رشتہ دار انسان کی کمائی میں کئی طرح مدد کا موجب ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کے مال میں ان سب کا حق ہوتا ہے۔ مثلاً والدین نے ایک بیٹے کو پڑھا دیا۔ اور وہ کسی اعلیٰ عہدہ پر پہنچ گیا۔ اور باقی بھائی علم سے محروم رہے تو اس عہدہ دار کے مال میں باقی بھائیوں کا بھی حق ہے۔ کیونکہ جس روپے سے اسکو تعلیم دلائی گئی تھی۔ اس میں سب کا حق تھا۔ مساکین اور ابن السبیل کا بھی اللہ تعالیٰ نے حق قرار دیا ہے ( ) انسان کے مال میں سائل وغیرہ کا بھی حق ہوتا ہے۔ مساکین کا حق قرار دینے کی ایک تو یہ وجہ ہے کہ دنیا میں امیر غریب بدلتے رہتے ہیں جو آج غریب ہیں کبھی امیر تھے اور جو آج امیر ہیں کبھی غریب تھے اور اس وقت کے امیروں نے ان سے حسن سلوک کیا تھا اور ساری دنیا کو اگر مجموعی نگاہ سے دیکھا جائے تو کسی کا مال اس کا خالص مال نہیں۔ بلکہ اس میں دوسروں کے حقوق شامل ہیں۔ دوسری وجہ اس کی یہ ہے کہ دنیا کی سب اشیاء اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لئے بحیثیت جماعت پیدا کی ہیں۔ نہ زید یا بکر کے لئے۔ اب اگر زید یا بکر کسی وجہ سے زیادہ مالدار ہو گئے ہیں تو اس سے ان باقی لوگوں کا حق باطل نہیں ہو جاتا۔ جو دنیا کی چیزوں کی ملکیت میں زید اور بکر کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ بے شک بوجہ خاص محنت کے زید یا بکر کا زائد حق دین حق تسلیم کرتا ہے لیکن ان کو مالک بلا شرکت غیر تسلیم نہیں کرتا۔ مسافروں کا حق اس طرح کہ جب یہ دوسری جگہ کی طرف جاتا ہے تو وہ اس سے حسن سلوک کرتے ہیں۔ پس دوسرے مقام کے مسافر کی خدمت کرنا اس کا فرض ہے۔ تا حق ضیافت ادا ہوتا رہے...... مسافروں سے حسن سلوک کا یہ عام حکم دینا بہت سے فتنے مٹانے کا موجب ہے کیونکہ لڑائی جھگڑا منافرت سے پیدا ہوتا ہے اگر اس طرح مہمان نوازی کا رواج ہو تو منافرت دور ہو جائے اور گاؤں اور ملکوں کے جھگڑے مٹ جائیں۔ وہ لوگ جو کسی دوسرے ملک کی مہمان نوازی سے فائدہ اٹھا چکے ہوں کبھی بھی جلدی سے ان کے خلاف لڑنے پر آمادہ نہ ہوں گے۔ سوائے خبیث ارواح کے جو نسبتاً تھوڑی ہوتی ہیں نیز اس سے گاؤں اور قصبہ کے نظام کی بنیاد بھی پڑتی ہے کیونکہ مہمان نوازی سارے گاؤں پر واجب کی گئی ہے۔ پس اس حکم کے پورا کرنے کے لئے ہر گاؤں والے ایک ایسے نظام کی پابندی پر مجبور ہوں گے جس کے ماتحت سارا گاؤں مہمانوں کی خدمت کر سکے اور یہ نظام ان کے دوسرے کاموں میں بھی مفید ثابت ہوگا۔

چارپایوں میں بھی تمہارے لئے عبرت ہے۔ چارپائے غذا کے طور پر بھی کام آتے ہیں۔ ان میں سے دودھ بھی لیا جاتا ہے۔ ان کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے اس کے علاوہ اسباب اٹھانے کے بھی کام آتے ہیں عرب میں زیادہ تر اونٹ اس کام آتے مدد نہیں لیتے اور ان کی حالت پر غور کر کے اس زیر بحث مسئلہ میں جہالت کے ملک سے علم کے ملک کی طرف سفر نہیں کرتے۔ عبرت کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ ایک چیز کو دیکھ کر دوسری اسی کے مشابہہ چیز کی طرف ذہن کا انتقال کیا جائے اور پہلی کا قیاس کر کے دوسری کو سمجھا جائے۔ پس جانوروں کے ذکر میں عبرت کا لفظ ایک عجیب پر لطف مضمون پیدا کرتا ہے۔ یہ عبرت کیا ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ خود ہی اگلے الفاظ میں بیان فرمادی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ چارپائے گھاس پر سے کھاتے ہیں جس سے گوبر بنتا ہے پھر گوبر میں سے ایک حصہ خون بنتا ہے اور اس خون کا ایک حصہ دودھ بن جاتا ہے۔ جسے انسان مزے لے کر پیتا ہے۔ اور وہ ایسا خالص ہوتا ہے کہ کوئی نفاست پسند انسان بھی اس کو پینے میں کراہت محسوس نہیں کرتا۔ حالانکہ دودھ پہلے خون تھا۔ اور خون اس فضلہ سے بنتا ہے جو غذا سے جانور کے معدے میں تیار ہوتا ہے اور

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید

حضرت فضلِ عمر کا ایک زبردست کارنامہ

تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک ہے جسے جماعت احمدیہ کی قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر فضلِ عمر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے خدا تعالیٰ کی خاص مشیّت اور اس کے القاء سے جاری فرمایا یہ ایک انقلاب انگیز تحریک تھی جس کے ذریعہ چار دانگِ عالم میں توحیدِ الٰہی کے قیام اور اشاعت دینِ حق کی مضبوط بنیاد ڈال دی گئی اور جماعت احمدیہ کی دینی اور اشاعتی سرگرمیوں میں اس تحریک سے ایک نئے باب کا آغاز ہوا۔

حضور نے یہ تحریک ۱۹۳۴ء میں احبابِ جماعت کے سامنے رکھی جبکہ جماعت احمدیہ کے خلاف مخالفین کی ریشہ دوانیوں اور ایذا رسانیوں نے تیز و تند طوفان کی شکل اختیار کر لی تھی اور جماعت کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کرنے کے لئے ایک طرف احراری تحریک اپنے نقطۂ عروج پر تھی تو دوسری طرف اس وقت کی انگریزی حکومت کے بعض اعلیٰ افسران بھی ان کی پیٹھ ٹھونک رہے تھے اور اس سازش میں برابر کے شریک تھے۔

حضرت فضلِ عمر اس تحریک کے پسِ منظر کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یہ تحریک ایسی تکلیف کے وقت میں شروع کی گئی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کی ساری طاقتیں جماعتِ احمدیہ کو مٹانے کے لئے جمع ہو گئی ہیں۔ ایک طرف (مخالفوں) نے اعلان کر دیا کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کو مٹانے کا فیصلہ کر لیا ہے اور وہ اس وقت تک سانس نہ لیں گے جب تک اسے مٹا نہ لیں۔ دوسری طرف جو لوگ ہم سے ملنے جلنے والے تھے اور بظاہر ہم سے محبت کا اظہار کرتے تھے۔ انہوں نے پوشیدہ بغض نکالنے کے لئے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سینکڑوں اور ہزاروں روپے سے ان کی امداد کرنی شروع کر دی تھی اور دوسری طرف سارے ہندوستان نے ان کی پیٹھ ٹھونکی ..... یہاں تک کہ ... اس سے متاثر ہو کر گورنمنٹ انگریزی نے بھی ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے اور یہاں کئی بڑے بڑے افسر بھیج کر ... ہمارے خلاف جلسہ کرایا گیا۔"

(الفضل ۲۷ دسمبر ۱۹۳۴ء)

فرمایا :-

"گورنمنٹ انگریزی نے جو ہماری ہتک کی .... (اوروں) نے جو اذیت پہنچائی اس کا یہ فائدہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ ہمارے دلوں میں درد کی کیفیت پیدا کر دی اور وہی بات ہوئی جو مولانا روم نے فرمائی ہے ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنجِ کرم بنہادہ اند

یعنی ہر بلا جو ہم پر آتی ہے اس کے نیچے خدائی رحمتوں اور فضلوں کا ایک خزانہ مخفی ہوتا ہے۔ پس یہ بھی اس کے کرم کا ایک خزانہ تھا جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دیا کہ جماعت کو بیدار کر دیا اور جو لوگ سست اور غافل تھے ان کو بھی چوکنا کر دیا۔ پس یہ ایک ایسا واقعہ تھا جو دنیوی نگاہ میں مصیبت تھا مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک رحمت تھا اور میں نے نہیں چاہا کہ اس سے صرف موجودہ نسل ہی حصہ لے بلکہ یہ چاہا ہے کہ آئندہ نسلیں بھی اس سے حصہ پائیں اور میں نے اس سکیم کو ایسا رنگ دیا ہے کہ آئندہ نسلیں بھی .... اعلیٰ طریق پر جو خدا کے بندے اختیار کرتے آئے ہیں اسے یاد رکھ سکیں اور اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔"

(الفضل ۱۳ دسمبر ۱۹۳۴ء)

پس یہ ہے وہ پس منظر جس میں یہ الٰہی تحریک وجود میں آئی اور جس کے ذریعہ حضرت فضلِ عمر کے ہاتھوں دینی خدمات کا ایک بے مثال کارنامہ معرضِ وجود میں آیا۔ ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء کو جب حضور نے اس تحریک کا اعلان کیا تو اس کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا :-

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرّہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس تحریک پہ آگے آئے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے (اس بندہ) کی آواز پہ کان نہیں دھرے گا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

نیز فرمایا :-

"اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا خدا تعالیٰ ... کے لئے کہہ رہا ہوں تم آگے بڑھو اور اپنا تن من اور دھن خدا ... کے لئے قربان کر دو۔"

اس تحریک کے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا :-

"یہ مت خیال کرو کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے نہیں بلکہ اس کا ایک ایک لفظ میں قرآن سے ثابت کر سکتا ہوں .... مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے پس یہ مت خیال کرو کہ جو میں نے کیا ہے وہ میری طرف سے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پہ آئے گا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پہ کان نہیں دھریگا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

تحریک جدید خدا تعالیٰ کی خاص حکمتوں میں سے ایک حکمت ہے جیسا کہ حضرت فضل عمر فرماتے ہیں :-

"تحریک جدید ایک ہنگامی چیز کے طور پہ میرے ذہن میں آئی تھی اور جب میں نے اس تحریک کا اعلان کیا اس وقت خود مجھے بھی اس تحریک کی کئی حکمتوں کا علم نہیں تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک نیّت اور ارادہ کے ساتھ میں نے یہ سکیم جماعت کے سامنے پیش کی تھی کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ جماعت کی .... شدید ہتک کی گئی تھی اور سلسلے کا وقار خطرے میں پڑ گیا تھا پس میں نے چاہا کہ جماعت کو اس خطرے سے بچاؤں مگر بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی رحمت انسانی قلب پہ تصرّف کرتی ہے اور روح القدس اس کے تمام ارادوں اور کاموں پہ حاوی ہو جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ میری زندگی میں بھی ایسا واقعہ تھا جبکہ روح القدس میرے دل پہ اترا اور وہ میرے دماغ پہ ایسا حاوی ہو گیا مجھے ڈھانک لیا ہے اور ایک نئی سکیم۔ اس دنیا میں تغیّر پیدا کر دینے والی سکیم میرے دل پہ نازل کر دی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ میری تحریکِ جدید کے اعلان سے پہلے کی زندگی اور بعد کی زندگی میں زمین و آسمان کا فرق ہے .... تب میں سمجھا کہ یہ (تحریک جدید کا پس منظر۔ ناقل) خدا تعالیٰ کی خاص حکمت نے کھڑا کیا تھا تا وہ ہماری نظروں کو اس عظیم الشان مقصد کی طرف پھرا دے جس کے لئے اس نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو بھیجا۔ پس پہلے میں صرف ان باتوں پہ ایمان رکھتا تھا مگر اب میں صرف ایمان ہی نہیں رکھتا بلکہ میں تمام باتوں کو دیکھ رہا ہوں .... ایک ایک چیز کا اجمالی علم میرے ذہن میں موجود ہے۔"

(الفضل ۷۔ اپریل ۱۹۳۹ء)

مخلصینِ جماعت نے جس والہانہ انداز میں اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہا وہ جماعت کے اخلاص کا ایک غیر معمولی نمونہ تھا۔ حضور نے احباب جماعت سے ۲۷ ہزار روپے کا مطالبہ کیا تھا جو ایک بہت بڑی رقم تھی مگر حضور کی دعاؤں سے مخلصین نے نہ صرف ستائیس ہزار روپے کے وعدے کئے بلکہ ایک لاکھ دس ہزار کے وعدے پیش کر دیئے اور پھر ان کی وصولی بھی ہو گئی۔

جماعت کی اس غیر معمولی قربانی کے جذبہ نے اپنے تو اپنے دشمنانِ احمدیت کو بھی ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ چنانچہ مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر مجلس احرار نے ۲۳ اپریل ۱۹۳۵ء کو ایک تقریر کے دوران تحریک جدید کی کامیابی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا :-

"ہم میاں محمود کے دشمن ہیں وہاں ہم اس کی تعریف بھی کرتے ہیں۔ دیکھو اس نے اپنی اس جماعت کو جو کہ ہندوستان میں ایک تنکے کی مانند ہے کہا کہ مجھے ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ چاہیئے۔ جماعت نے ایک لاکھ دے دیا ہے۔ اس کے بعد گیارہ ہزار کا مطالبہ کیا تو اسے دگنا تگنا دے دیا۔"

(الفضل ۲۶ اپریل ۱۹۳۹ء)

تحریک جدید کے جاری کرنے کی اصل غرض یہ تھی کہ ایسا فنڈ جماعت کے پاس جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام اور دینِ حق کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ چنانچہ حضور نے اس غرض کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا :-

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسّر آ جائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔"

پس تحریک جدید قربانیوں ہی کے مطالبہ کا دوسرا نام ہے۔ وقت کی قربانی، مال کی قربانی، جذبات کی قربانی، جان کی قربانی۔ یہی قربانیاں تحریک جدید کی روح ہیں تحریک جدید کے اس عظیم الشان مقصود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضور نے احباب جماعت کے سامنے ستائیس مطالبات تحریک جدید رکھے تاکہ جماعت کے اندر ایک ایسا ماحول پیدا ہو جائے جس سے جماعت کی ذہنیت اور اقتصادی حالت اچھی ہو جائے اور ان کے اندر ایسا تغیر پیدا کر دیا جائے کہ وہ ہمہ وقت خدمتِ دین کے لئے تیار ہوں اور آئندہ جو بھی قدم اٹھانا پڑے اسے بوجھ نہ خیال کریں بلکہ بشاشتِ قلبی کے ساتھ اسے قبول کریں

حضور نے جو مطالبات تحریک جدید پیش فرمائے ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:۔

۱۔ سادہ زندگی بسر کریں۔

۲۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

۳۔ نوجوان خدمتِ دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

۴۔ وقف رخصت موسمی میں حصہ لیں۔

۵۔ اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف کریں۔

۶۔ پنشنر اصحاب اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں۔

۷۔ طلباء کو تعلیم و تربیت کے لئے مرکز سلسلہ میں بھیجیں۔

۸۔ صاحبِ حیثیت لوگ اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں مشورہ طلب کریں۔

۹۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

۱۰۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔

۱۱۔ مرکز سلسلہ میں مکان بنوائیں یہ دنیا نہیں بلکہ دین ہے۔

۱۲۔ اشاعت دین سے متعلق سروے کریں

۱۳۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

۱۴۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

۱۵۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔

۱۶۔ احمدیہ دارالقضاء کا قیام کریں اور اس کے فیصلوں کی پابندی کریں۔

۱۷۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

مالی قربانی کے علاوہ دوسرے مطالبات پر بھی افراد جماعت نے جس جذبۂ اطاعت کے ساتھ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہا وہ تاریخ احمدیت کا ایک سنہری باب ہے۔ حضور کے مطالبہ پر کہ بیکار نوجوان باہر غیر ممالک میں نکل جائیں۔ کئی نوجوان اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے اور نامساعد حالات کے باوجود غیر ممالک میں پہنچ گئے۔

درجنوں تعلیم یافتہ نوجوانوں نے اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کر دیں اور بیرونی ممالک میں پہنچ کر نہایت ہی قلیل گزارہ پر اشاعت دین حق میں مصروف ہو گئے۔

پھر حضور نے اپنے مطالبات میں سب سے پہلا مطالبہ سادی زندگی گزارنے کا بھی کیا تھا۔ جو ہماری تہذیب و تمدن کی عمارت میں بنیادی اینٹ کی حیثیت رکھتا ہے جماعت کے مخلصین نے اس مطالبہ کے مطابق کھانے، لباس، علاج سینما وغیرہ کے بارہ میں اپنے پیارے امام کی ہدایات پر سختی سے عمل کیا۔ کھانے کے تکلفات یکسر ختم کر دیئے۔ بعض نے دو دو تین سال تک کوئی نیا کپڑا نہیں بنوایا۔

چنانچہ اخبار 'رنگین' (امرتسر) کے سکھ ایڈیٹر ارجن سنگھ عاجز نے کہا کہ

" احمدیوں کا امام ان کی گھریلو زندگی پر بھی نگاہ رکھتا ہے اور وقتاً فوقتاً ایسے احکام صادر کرتا ہے جن پر عمل کرنے سے خوشی کی زندگی بسر ہو سکے۔ میں یہاں ان کے امام کے چند احکام کا ذکر کرتا ہوں جن سے اندازہ ہو سکے گا کہ یہ جماعت کیوں ترقی کر رہی ہے۔

۱۔ امام جماعت نے حال ہی میں جو پروگرام اپنے پیروؤں کے سامنے رکھا ہے۔ ان میں ایک بات یہ بھی ہے کہ ہر بڑے یا چھوٹے، امیر یا غریب کے دسترخوان پر ایک سے زیادہ کھانا نہ ہو۔ یہ حکم طبی اور اقتصادی پہلوؤں سے پرکھنے کے بعد شاندار نتائج کا ذمہ دار ثابت ہو سکتا ہے۔

یوں تو ہر ایک ریفارمر اور عقلمند اپنے پیروؤں کو اس قسم کا حکم دے سکتا ہے لیکن کون سا ریفارمر ہے جو دعویٰ سے کہہ سکے کہ اس کے سو فیصدی مرید اس کے ایسے حکم کی پوری پوری تعمیل کرنے کے لئے حاضر ہوں گے۔ صرف امام قادیان کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے ایسے مریدوں نے جن کے دسترخوانوں پر درجنوں کھانے ہوتے تھے اپنے امام کے حکم کے ماتحت اپنے روّیہ میں فوری تبدیلی کر لی ہے۔ اور آج کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا کہ کوئی احمدی اپنے امام کے اس آرڈر کی خلاف ورزی کر رہا ہو۔

۲۔ امام جماعت کا حکم ہے تین سال تک نئے زیور نہ بنوائے جائیں۔ بلا ضرورت کپڑا نہ خریدا جائے۔ عورتیں اپنے کپڑوں میں گوٹا، لیس یا جھالر وغیرہ کا استعمال ترک کر دیں۔

حیرت ہے کہ اس حکم کے صادر ہوتے ہی تمام احمدی مرد اور عورتیں ہمہ تن گوش ہو جاتی ہیں۔ اور اپنے امام کے اس اشارہ پر ان تمام چیزوں کو ترک کر دیتی ہیں۔ یہ اتنی بڑی قربانی ہے جس کا نتیجہ لازماً یہ ہے کہ یہ گروہ ہندوستان میں سب جماعتوں پر سبقت لے جاوے گا۔

جو لوگ جذبات پر قابو پانے اور جائز خواہشات کو بھی ترک کرنے پر قادر ہو سکتے ہیں۔ وہ کبھی ناجائز خواہشات کا شکار نہیں ہو سکتے اور ظاہر ہے کہ خواہشات کی پیروی ہی انسان کے تنزل کا ذریعہ ہوتی ہے۔ پس احمدی اس بارہ میں بھی ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔

اور ترک خواہشات کی سپرٹ ان کے امام نے جس تدبر اور دانائی سے ان کے اندر پھونک دی ہے۔ وہ قابل صد ہزار تحسین و آفرین ہے۔ اور ہندوستان میں آج صرف ایک امام قادیان ہی ہے جو سربلند کر کے یہ کہہ سکتا ہے کہ اس کے لاکھوں مرید ایسے موجود ہیں جو اس کے حکم کی تعمیل کے لئے حاضر ہیں اور احمدی نہایت فخر سے کہتے ہیں کہ ان کا امام ایک نہایت معاملہ فہم، دور اندیش اور ہمدرد بزرگ ہے جس نے کم از کم ان کی دنیاوی زندگی کو بہشتی زندگی بنا دیا ہے اور اس کے عالی شان مشوروں پر عمل کرنے سے دنیا کی زندگی عزت و آبرو سے کٹ سکتی ہے۔"

(تحریک جدید دسمبر ۱۹۸۹ء صفحہ ۴۹ تا ۵۶)

صوفی بشارت الرحمن

ایک دلچسپ یاد

الفضل ۲۲ جنوری صفحہ ۶ پر مولانا محمد منور صاحب کا دلچسپ مضمون بعنوان "ہم نے پچنار پکائی" پڑھا۔ اس پر خاکسار کو اسی قسم کا اپنا ایک واقعہ یاد آ گیا جو قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

۱۹۴۴ء کی ابتداء میں حضرت فضل عمر نے اپنے بارے میں خدائی خبر کے اعلان و اظہار کے لئے ہوشیارپور۔ لدھیانہ۔ دہلی اور لاہور میں جلسے منعقد کئے۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو سوائے لاہور کے جلسہ کے باقی تمام جلسوں میں شرکت کی سعادت عطا فرمائی۔

جب جلسہ لاہور میں شمولیت کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان کے قریباً تمام افراد اور خود حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) قادیان۔ دارالامان سے روانہ ہونے لگے تو جو افراد پیچھے قادیان میں ہی مقیم رہے ان میں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (ہمارے موجودہ امام، ہمام عالی مقام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) بھی تھے۔ کیونکہ آپ نے میٹرک کا امتحان تھوڑے عرصہ بعد دینا تھا۔ حضرت فضل عمر نے خاکسار کو بلایا اور فرمایا کہ قریباً سارا خاندان لاہور جا رہا ہے۔ گھر خالی ہوگا ۲۴ گھنٹے آپ اسی الدار میں رہیں اور طاہر کو سنبھالیں۔

چنانچہ حضرت فضل عمر اور قریباً جملہ افراد خاندان کے لاہور چلے جانے کے بعد دن رات صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی معیت میں خاکسار نے الدار میں ہی گذارے۔ کبھی انہیں میٹرک کی تیاری کے سلسلے میں امداد دیتا۔ تھک جاتا تو کہتا میاں!

اب کوئی نظم سناؤ۔ چونکہ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کی وفات کچھ عرصہ پہلے ہو چکی تھی۔ اس لئے صاحبزادہ صاحب کے نظم پڑھنے میں خاص سوز و گداز ہوتا جس کا دل پر عجیب اثر ہوتا۔ کبھی ہم حضرت ام طاہر کے بالاخانے والے گھر میں ہوتے۔ اور کبھی مغرب کی طرف نچلے گھر میں۔ بہت ہی مصروفیت میں یہ ایام گذارے۔ ان ایام میں ایک دو بار حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ جو کسی وجہ سے لاہور تشریف نہیں لے گئے تھے۔ ہمیں دیکھنے کے لئے تشریف لاتے اور پھر واپس اپنے گھر تشریف لے جاتے۔

جب اطلاع ملی کہ آج شام تک حضرت فضل عمر واپس تشریف لا رہے ہیں تو خاکسار نے کہا۔ میاں! آدھ سیر یا ایک سیر چھوٹے گوشت کا قیمہ لاؤ۔ سیخ کباب بناتے ہیں۔ اور حضور کی واپسی پر یہ تحفہ حضور کی خدمت میں پیش کریں گے۔ چنانچہ قیمہ آ گیا۔ خاکسار نے اس میں نمک مرچ مصالحہ ڈالا اور ملایا۔ پھر حضرت ام وسیم صاحبہ کے مکان کے اس کمرے میں بیٹھ کر جس کا دروازہ البیت المبارک کی چھت پر بھی کھلتا ہے۔ ہم دونوں نے سیخ کباب بنانے شروع کئے۔ تین چار گھنٹے ہم مصروف رہے۔ اور کباب تیار کرتے رہے قریباً عصر کے وقت حضرت فضل عمر لاہور سے واپس تشریف لائے۔ اور اس کمرہ میں بھی تشریف لائے۔ خاکسار نے فوراً اٹھ کر حضور سے مصافحہ کیا۔ اور حضور کی خدمت

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــ نون۔ سین

مسلمان ممالک ـــ ٹیکنیکی مہارت کی ضرورت

مسٹر منیر احمد خان سابق چیئرمین پاکستان اٹامک انرجی کمیشن نے گذشتہ روز کہا کہ مسلمان ممالک کے پاس ٹیکنیکی مہارت کی کمی ہے۔ اس لئے انہیں چاہئیے کہ وہ پوری طرح کوشش کر کے اپنی اس کمی کو پورا کریں۔ انہیں سائنس اور ٹیکنیکی مہارت ہی کے ساتھ مستقبل میں زندہ رہنا ہے۔ اگر انہوں نے سائنس اور ٹیکنیکی مہارت کے لئے ضرورت کے مطابق رقم نہ لگائی تو ان کی اس خامی کو دور کرنے کے لئے اور کوئی علاج کارگر نہیں ہوگا۔ وہ ایک ایسے سمپوزیم کے موقعہ پر مقالہ پیش کر رہے تھے جس میں او۔ آئی۔ سی کے ممبر ممالک میں سائنس اور ٹیکنیکی مہارت کی اہلیت بڑھانے پر گفتگو ہو رہی تھی۔ یہ سمپوزیم اسلامک ڈویلپمنٹ بنک جدّہ کے زیرِ اہتمام منعقد کیا گیا تھا اور اسے سولھویں سالانہ بورڈ آف گورنرز آئی۔ ڈی۔ بی کے اشتراک کے ساتھ قائم کیا گیا۔ مسٹر منیر احمد خان نے آئی۔ ڈی۔ بی سے اپیل کی کہ وہ ان ممالک کو سائنس اور ٹیکنیکی مہارت کے لئے زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کی طرف توجہ دلائے۔ انہوں نے بنک آئی۔ ڈی۔ بی سے یہ بھی کہا کہ وہ اس بات کی طرف بھی توجہ دلائے کہ کس کس پہلو کو زیادہ سرعت کے ساتھ اور بغیر کسی تاخیر کے آگے بڑھانا چاہیئے۔ انہوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ آپس میں تعاون کی بھی ضرورت ہے اور ان ممالک کے سائنس دانوں اور ٹیکنیکی ماہروں کو وظائف بھی دیئے جانے چاہئیں۔ اس غرض کے لئے ان کے خیال میں آپس میں بہت قریبی اتحاد کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ اعداد و شمار بھی حاصل کر سکیں اور ان کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے کام کو فروغ دے سکیں۔ مسٹر منیر نے کہا کہ اگرچہ سائنس اور ٹیکنیکی مہارت کا حصول ہر ملک کی اپنی اپنی ذمہ داری ہے۔ لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اپنا اپنا کام کرتے ہوئے اگر وہ ایک دوسرے سے بھی تعاون جاری رکھیں تو بہتر نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے مسلم ممالک کی بعض زراعتی اور توانائی ضروریات کا ذکر کرتے ہوئے اپنے موضوع کی اہمیت سے حاضرین کو واضح کیا۔ اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ مسلم ممالک ہر سال خوراک درآمد کرنے پر ۳۰ ارب ڈالر خرچ کرتے ہیں۔ یہ نہ صرف روپیہ خرچ کرنے کی بات ہے بلکہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو دوسروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر بائیو ٹیکنالوجی میں جو تحقیقات ہو رہی ہیں اس کو زیر عمل لایا جائے تو یقیناً زراعت کے میدان میں بہت اچھے نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ اس بات کی تردید کرتے ہوئے کہ مسلمان ممالک میں تیل بڑی افراط سے اور دوسرے ایندھن بڑی افراط سے ملتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر تمام ممالک کو یکجا رکھ کر دیکھا جائے تو دیگر وسائل بہت کم ہیں۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ معلوم ذخیرہ تیل اور گیس کا ۵۰ فی صدی ان کے پاس ہے۔ لیکن اگر کوئلے کو بھی سامنے رکھا جائے تو ان کا حصہ دس فی صدی سے زیادہ نہیں بنتا۔ انہوں نے کہا کہ جو مسلم ممالک تیل پیدا کرتے ہیں اگر وہ صرف اپنے آپ کو تیل فراہم کرنے والے ملک ہی نہ سمجھیں بلکہ توانائی کی مارکیٹ میں اپنا حصہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ تو انہیں پتہ چلے گا کہ وہ پہلے سے بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ توانائی کی ٹیکنیکی مہارت حاصل کریں۔

اصلاحات میں تبدیلی

روسی صدر بورس یلسن نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اقتصادی اصلاحات میں بعض اعداد و شمار کی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ اب جو وضاحتیں پیش کی جا رہی ہیں۔ اور جو تکنیکی معاملات سامنے آ رہے ہیں۔ ان سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اصلاحات کے اقدامات کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ اصلاحات جیسے کہا گیا ہے۔ کی جائیں گی۔ لیکن اعداد و شمار کی غلطیوں کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی اور عارضی حد تک غیر اہم تبدیلیاں کرنی پڑیں گی۔ انہوں نے اپنی قوم کو یہ پیغام بھی دیا کہ حکومت کی تجویز ہے کہ سماجی فوائد لوگوں کو مہیا کئے جائیں اور ان کے ساتھ ہی اصلاحات بھی جاری رکھی جائیں۔ انہوں نے اس بات کا یقین دلایا کہ حکومت کے پاس تیس دن کا غلہ ہمیشہ موجود رہتا ہے اس لئے اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ لوگوں کو بھوک سے واسطہ پڑے یعنی جس بات کی طرف بعض لوگ اشارہ کر رہے ہیں۔ اس کا ہرگز کوئی امکان نہیں ہے بورس یلسن نے بتایا کہ فروری اور مارچ کی پنشنوں میں انہیں دو سو روبل زیادہ ملیں گے اسی طرح طلباء کو بھی ماہوار ۲۰۰ روبل تک زیادہ دئے جائیں گے۔ غریب گھرانوں کے بچوں کا الاؤنس بھی اسی طرح اضافے کے ساتھ انہیں دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ قومی اداروں کو نجی اداروں میں تبدیل کرنے کا عمل بے شک سست رہا ہے اور اس کی ذمہ داری انہوں نے صوبجاتی اداروں پر ڈالی۔ انہوں نے اس بات کا یقین دلایا کہ روس ایسے کوئی اقدام نہیں کرے گا جس سے یوکرائن کو دولت مشترکہ چھوڑنی پڑے جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ روس اور یوکرائن کے درمیان کئی باتوں میں مصالحت نہیں ہو سکی۔ اس سے چند ہی روز پہلے یوکرائن کے صدر سے ایک میٹنگ کے موقعہ پر یہ بات طے پائی تھی کہ بہت سے رابطے جن کی تعداد سینکڑوں بلکہ ہزاروں میں جاتی ہے اور جن کا اقتصادیات سے تعلق ہے باقاعدہ جاری رکھے جائیں گے۔ فوجیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نہایت ضروری ہے کہ انہیں سماجی حفاظت دی جائے۔ انہوں نے ایک حکم نامے پر دستخط کرنے کا بھی ذکر کیا جس میں ریزرو فوجیوں کو پلاٹ وغیرہ دئے جانے کا عہد کیا گیا ہے۔

غیر ملکی صحافیوں سے بات کرتے ہوئے یوکرائن کے صدر نے کہا کہ روس کے صدر یلسن کو اس بات کا حق نہیں پہنچتا کہ وہ آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ کے ساتھ اسلحہ کی کمی کے متعلق گفت و شنید کریں۔ انہوں نے کہا کہ پانچ ریاستیں جن کے پاس نیوکلیر اسلحہ موجود ہے ان سب کو امریکہ کے ساتھ گفت و شنید میں شامل ہونا چاہیئے اور بات بھی درست ہے کہ اگر یہ سب ریاستیں اب آزاد ہیں تو ان میں کسی ایک ریاست کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ از خود کسی دوسرے ملک کے ساتھ ان کے اسلحہ کے متعلق گفت و شنید کر کے فیصلے صادر کرے جب تک یہ ریاستیں آزاد نہیں تھیں تب تک سوویت یونین ایک یونٹ ہونے کی وجہ سے اس کے صدر کو یہ اختیارات حاصل تھے۔ لیکن اب جس طرح روس آزاد ہے اسی طرح دیگر ریاستیں بھی آزاد ہیں اور اپنے اپنے حلقے میں اپنے کام کی ذمہ دار ہیں۔ اس لئے یوکرائن کے صدر نے اصرار کے ساتھ یہ بات کہی ہے کہ ان ریاستوں کی طرف سے یلسن کو گفت و شنید کرنے اور فیصلے کروانے کا کوئی حق نہیں ہے۔

شرح پیدائش فی خاتون

بتایا گیا ہے کہ اسلامی ممالک میں پاکستان میں سب سے زیادہ شرح پیدائش ہے۔ ایران میں ۵٫۴ بنگلہ دیش میں ۵٫۰ مراکو میں ۴٫۲ مصر میں ۴٫۲ ٹیونس میں ۳٫۵ ملیشیا میں ۳٫۱ ترکی میں ۳٫۲ اور پاکستان میں ۶٫۵ فی خاتون شرح پیدائش ہے۔ ان تمام ممالک میں پیدائش کی اہلیت ۲۱٫۶۷ فی صد گذشتہ پچیس سالوں میں ۲۱٫۶ فی صد کم ہوئی ہے جبکہ پاکستان میں صرف ۱٫۶ فی صد کمی واقع ہوئی ہے اس صدی کے آخیر تک اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہی شرح پیدائش رہی تو کل آبادی پندرہ کروڑ تک پہنچ جائے گی۔ یہ ساری باتیں ایک پاپولیشن ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کی ایک تقریب میں بتائی گئیں۔

لیبیا پر پابندیاں

۲۱ جنوری کو اقوامِ متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے ایک قرارداد منظور کی تھی جس کے ذریعے لیبیا پر زور دینا مقصود تھا کہ وہ امریکہ اور برطانیہ کے مطالبات کو پورا کرتے ہوئے جاسوسی کے محکمہ کے ان دو افسروں کو ان کے حوالے کر دے جن پر یہ الزام ہے کہ وہ ۱۹۸۸ء میں ایک پان ایم جہاز کو بم کے ذریعے تباہ کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ لیبیا نے متعدد بار ایسے مطالبات کو مسترد کیا ہے اس کا کہنا ہے کہ عالمی برادری کے جج اس سلسلے میں تحقیقات کرنا چاہیں تو لیبیا ان کی مدد کرے گا لیکن یہ کہ ان دو افراد کو کسی غیر ملکی حکومت کے سپرد کر دیا جائے یہ مطالبہ کسی صورت بھی تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ اب امریکہ اور برطانیہ نے یہ عندیہ دیا ہے کہ وہ عنقریب ایک اور قرارداد کا مطالبہ کریں گے۔ جسکے ذریعہ لیبیا کے خلاف مختلف قسم کی پابندیاں

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

ولادت مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹ر فروری ۱۹۹۲ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچہ کا نام "یاسر محمود" عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقفِ نو میں شامل ہے۔

○ مکرم ناصر احمد صاحب بشیر آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے ۲ر فروری ۹۲ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جسکا نام پیارے آقا نے "نائلہ احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی دارالصدر جنوبی ربوہ کی پوتی ہے۔ اور مکرم منظور احمد صاحب سیالکوٹی دارالعلوم شرقی ربوہ کی نواسی ہے اور وقفِ نو میں شامل ہے۔

احباب ان بچوں کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرمہ ثمینہ باسط صاحبہ جرمنی میں بیمار ہیں۔ خون نہیں بن رہا۔ عنقریب آپریشن متوقع ہے۔

○ مکرم نعیم احمد منظور صاحب کارکن دفتر صدر عمومی کے والد محترم علی احمد صاحب عرصہ تین ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ جگر کی خرابی کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔

○ مکرم بشیر احمد صاحب کلیم بیگووال اسلام آباد کی آنکھوں کا اپریشن ہونے والا ہے۔

○ مکرم شیخ حفیظ احمد صاحب تنویر سیکرٹری مال کریم نگر فیصل آباد کی طبیعت بوجہ بواسیر خراب ہے۔

○ مکرم حفیظ احمد صاحب ولد مکرم عبدالرحیم صاحب گوپانگ بلوچ یاروالا ضلع مظفر گڑھ جوڑوں اور کمر کی درد میں مبتلا ہیں۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سانحۂ ارتحال: مکرمہ نجم النساء صاحبہ زوجہ مکرم مطیع اللہ شاد ولد ملک جہانگیر محمد جوئیہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع خوشاب مورخہ ۱۶ر فروری ۹۲ء کو صبح تقریباً ۵ بجے وفات پا گئی ہیں ان کی شادی کو تقریباً ۸ ماہ ہوئے تھے۔

○ مکرم کرامت اللہ صاحب ابن مکرم شیخ ہدایت اللہ صاحب فضل پارک وسن پورہ لاہور مورخہ ۲۴ر فروری ۹۲ء کو صبح ۹ بجے وفات پا گئے۔ موصوف ایک لمبے عرصہ سے بیمار تھے۔

○ مکرم میاں محمد نصیر صاحب آف لاہور حال اونٹاریو کینیڈا ابن مکرم میاں محمد بشیر صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر فیصل آباد مورخہ ۱۵ر فروری ۹۲ء بروز ہفتہ بعمر ۴۱ سال کینیڈا میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ موصوف موصی تھے ان کی میت مورخہ ۲۲ر فروری کو کینیڈا سے لاہور پہنچی اور اسی روز ربوہ لائی گئی اور بیت مبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بعد نماز عصر نمازِ جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

مکرم قریشی بشیر احمد صاحب دہلوی ساکن لالہ رُخ واہ کینٹ مورخہ ۱۹ر فروری ۱۹۹۲ء بروز بدھ ۱۱ بجے دن بقضائے الٰہی وفات پا گئے بوقت وفات آپکی عمر ۷۷ سال تھی۔ آپ موصی تھے اس لئے آپ کی میت ربوہ لائی گئی۔ جہاں ۲۰ر فروری ۱۹۹۲ء قبل دوپہر بیت المہدی کے باہر محترم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں تدفین مکمل ہونے پر مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے وقار احمد کا نام تبدیل کر کے محبوب احمد رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ اُسے اسی نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

محمود احمد والد محبوب احمد
دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ

بقیہ: صـ۳ سے آگے

تھے۔ کیونکہ وہاں گائے بیل کم ہوتے تھے لیکن دوسرے ملکوں میں بیل بھی بوجھ اٹھا کرلے جانے میں بہت مدد دیتے ہیں۔ رہ گئیں بکریاں اور بھیڑیں۔ سو بعض پہاڑی ملکوں میں ان سے بھی اسباب اٹھانے کا کام لیا جاتا ہے۔ خصوصاً جب کہ سفر اونچے پہاڑوں کا ہو تو ان جانوروں پر تھوڑا تھوڑا اسباب لاد کر گلے پالنے والے کرایہ کا فائدہ بھی اٹھا لیتے ہیں۔ میں نے کانگڑہ میں دیکھا ہے کہ لاہور سے پہاڑوں تک آنے والے گڈریئے اپنے اسباب کثرت سے بھیڑوں پر لاد کرلاتے ہیں۔ سینکڑوں بھیڑوں پر دس دس بیس بیس سیر اسباب لدا ہوا عجیب لطف دیتا ہے۔

پس عبرت کا لفظ جو عبور سے نکلا ہے۔ جس کے معنے سفر کے بھی ہوتے ہیں۔ اسے استعمال کر کے اس طرف اشارہ فرمایا کہ جانوروں سے سفروں میں کام لیتے ہو۔ جو تم کو اور تمہارے اسباب کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تک لیجاتے ہیں۔ مگر ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے یعنی اپنے ذہنوں کے سفر میں ان سے وہاں سے انتڑیوں میں جا کر دل کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ جہاں جاتے ہی وہ خون بن جاتا ہے۔ اور خون تھنوں میں آکر دودھ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

بقیہ: صـ۱ سے آگے

انسان جس کے دل میں یہ خیال نہیں کہ میں اپنے محبوب کو دیکھوں، میرے خیال میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ بات نہیں سما سکتی کہ اس کو اس سے محبت ہو سکتی ہے۔ اگر یہ اتنا کہتے کہ ہم خدا تعالیٰ کو دیکھنا چاہتے ہیں تو یہ گستاخی نہیں تھی، مگر انہوں نے تو یہ کہا کہ (۔۔۔۔) کہ اے موسیٰ! ہم تم پر کبھی ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ خدا کو سامنے نہ دیکھ لیں۔ اگر ایک زمیندار کا بادشاہ کو دیکھنے کو دل چاہے اور وہ دیکھنے کی درخواست کرے تو یہ کوئی گستاخی نہیں لیکن اگر وہ یہ کہے کہ جب تک بادشاہ میرے پاس خود نہ آئے اور میں اس کو دیکھ نہ لوں۔ اس وقت تک میں معاملہ نہیں دیتا تو یہ اس کی گستاخی ہے۔ یوں تو زمیندار ڈپٹی کمشنر کی کوٹھی پر اس سے ملنے کی درخواست دے سکتا ہے۔ اور ڈپٹی کمشنر بعض دفعہ ملتا بھی ہے اور ناراض نہیں ہوتا مگر زمیندار یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ڈپٹی کمشنر ہمارے گھر آکر معاملہ مانگے گا تب دوں گا۔ بات تو ایک ہی ہے لیکن ایک میں تحکم پایا جاتا ہے اور دوسری میں عاجزانہ رنگ۔ عاجزانہ طریق سے مانگنے والا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے اور تحکمانہ رنگ سے مانگنے والا تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ر جون ۱۹۱۴ء)

بقیہ: صـ۵ سے آگے

میں کبابوں سے بھری ہوئی تھالی پیش کی۔ حضور انور نے ایک کباب کے ایک کونے سے تھوڑا سا حصہ الگ کر کے اپنے منہ میں ڈالا۔ تو فرمایا۔ اُف۔ اس قدر زیادہ نمک ڈالا ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ کباب سب گھر میں دے دیئے جائیں کہ رات کا کھانا تیار کرتے وقت نمک مرچ وغیرہ نہ ڈالیں۔ بس یہ کباب ہی ڈال دیں۔

میں بیان نہیں کر سکتا کہ خاکسار کو اپنی بے احتیاطی پر کس قدر ندامت ہوئی۔ بس چپ کا چپ ہی رہ گیا۔ اور دل ہی دل میں استغفار کرنے لگا۔ کہ سوچا کیا تھا۔ اور ہو کیا گیا؟

اب بھی جب سوچتا ہوں تو خود پر ہنسی بھی آتی ہے اور ندامت بھی ہوتی ہے کہ چاہیئے تو یہ تھا کہ میں خود ایک کباب کھا لیتا اور تسلی کر لیتا کہ یہ کباب پیش کرنے کے قابل بھی ہیں۔ یا کہ نہیں۔

اس واقعہ پر ایک لمبا عرصہ گذر جانے کے بعد امامت رابعہ کے شروع ہونے سے کچھ عرصہ پہلے خاکسار دفتر وقفِ جدید میں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سے دوائی لینے گیا۔ تو باتوں باتوں میں کہا کہ میں نے حضرت فضل عمر کے بارے میں خدائی خبر کے سب جلسوں میں شمولیت کی۔ سوائے لاہور کے جلسہ کے اور وہ بھی آپ کی وجہ سے۔ کیونکہ حضرت فضل عمر نے مجھے بلا کر کہا تھا کہ بشارت تم یہیں رات دن رہو اور طاہر کو سنبھالو۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اپنی خداداد ذہانت کی وجہ سے فوراً ہنسی اور مزاح کی بات کہنے والے پر الٹ دیا کرتے تھے۔ میری بات سن کر بولے۔ حضرت فضل عمر آپ کے کمالات سے کما حقہٗ واقف نہ تھے۔ ورنہ فرماتے کہ طاہر! تم بشارت صاحب کو سنبھالو ہم لاہور چلتے ہیں۔ یہ ہنسی مزاح کی باتیں تھیں جو یاد آتی رہتی ہیں۔

بقیہ: صـ۶ سے آگے

لگائی جا سکیں۔ اگرچہ ان حکومتوں کے نمائندوں نے یہ تو نہیں بتایا کہ وہ پابندیاں کس قسم کی ہوں گی لیکن ظاہر ہے کہ اقتصادی پابندیوں کے ساتھ ساتھ فوجی سامان کی فراہمی بھی بند کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اگر ایسی قرارداد منظور کر لی گئی تو سب سے زیادہ اثر روس اور چین پڑے گا۔ کیونکہ یہی دو ملک ایسے ہیں جو اس وقت لیبیا کو خاص طور پر اسلحہ فروخت کرتے ہیں۔

خون کا عطیہ دے کر دکھی انسانیت کی خدمت کریں۔

ناظم خدمت خلق
مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ موٹر وے ہر حال میں مکمل کریں گے۔ اس منصوبے میں کوئی رشوت لی ہے نہ ہی کمیشن کا چکر ہے اس سڑک کی تعمیر کا مقصد ملک کے مختلف حصوں کو ملانا ہے اور اسے بعد میں کراچی تک مکمل کیا جائے گا۔ اس لئے اس منصوبے کو کسی قیمت پر ترک نہیں کیا جائیگا۔

○ قائد حزب اختلاف بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت کی تمام تر سازشوں اور ریاستی طاقت کے استعمال کرنیکے باوجود پیپلز پارٹی کے تمام ارکان نے سندھ اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہو کر سیّد مظفر شاہ کے لئے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے منصوبے کو ناکام بنا دیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کی شریک چیئر پرسن بے نظیر بھٹو نے ادیبوں کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ ناجائز دولت والوں نے قلم اور انسان تک کو قابل فروخت چیز بنا دیا ہے۔ حکمران قومی دولت لوٹ رہے ہیں۔ اس لئے ادیبوں کا فرض ہے کہ پریشان حال قوم کی رہنمائی کریں۔

○ تحریک استقلال کے سربراہ اصغر خان نے کہا ہے کہ اسمبلیاں دس نمبریوں کے اڈے بن گئے ہیں۔ حکمران موٹے اور عوام دبلے ہوتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا قومی دولت کی لوٹ مار روکنے کے لئے اعلیٰ سطحی محاسبہ کمیٹی قائم کی جائے۔

○ پاکستان میں مقیم افغان قونصلیٹ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ لاپتہ فوکر طیارہ یا اس کا کوئی مسافر افغانستان کی تحویل یا قید میں نہیں ہے۔ انہوں نے کہا طیارہ تلاش کیا گیا تھا مگر کچھ پتہ نہیں چلا۔

○ ڈیرہ بگٹی کے علاقے سے اغوا کئے جانے والے تیل و گیس کی ترقیاتی کارپوریشن کے دو ملازمین عبدالغفور اور حمزہ کو انتظامیہ نے مذاکرات کے بعد رہا کرا لیا ہے۔ جس کے بعد گیس فیلڈ کے ملازموں نے ہڑتال ختم کر دی۔

○ ایک حساس وفاقی ادارے کی اطلاع اور مدد سے لنڈی کوتل کی تین دکانوں سے سینکڑوں بم اور بھاری مقدار میں دھماکہ خیز مواد پکڑا گیا۔ تین دہشت گردوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ سٹیٹ بنک نے اعلان کیا ہے کہ کویت سے آنے والے پاکستانی کویتی بنکوں سے اپنی رقوم پاکستانی بنکوں کے ذریعے واپس لے سکتے ہیں۔

○ وزیر اعظم سے جماعت اسلامی کے مذاکرات کسی نتیجہ پر پہنچے بغیر ختم ہو گئے جماعت اسلامی کی طرف سے اہم ملکی و قومی مسائل پر حکومت کے مؤقف اور وضاحتوں کو مسترد کر دیا گیا۔

○ وزیر اعظم نے جماعت اسلامی کے ساتھ ہونے والے مذاکرات میں جماعت اسلامی کا موقف مسترد کر دیا کہ کشمیر اور افغانستان پر پالیسی تبدیل گئی ہے انہوں نے جماعت اسلامی کے رہنماؤں سے کہا کہ آپ اتحادی ہونے کے ناطے ہم سے تعاون کریں۔

○ مسلم کانفرنس کے چیف آرگنائزر سردار عتیق نے کہا ہے کہ کشمیر کی خودمختاری کے حامی کشمیر میں غیر ملکی اڈے قائم کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا تحریک آزادی کشمیر لازوال قربانیوں کے باعث منطقی انجام کو پہنچنے والی ہے۔ اس موقع پر خودمختاری کی بات افسوسناک ہے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہم آزاد کشمیر کو پاکستان کے خلاف سازشوں کا مرکز نہیں بننے دیں گے۔ دشمن کی کوشش ہے کہ کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو پاکستانی حمایت سے محروم کر دیا جائے۔ لیکن ہم مقبوضہ کشمیر کے باشندوں کو مرنے کے لئے تنہا نہیں چھوڑیں گے۔

○ دو وفاقی وزراء نے ایم کیو ایم کے رہنماؤں کو یقین دلایا ہے کہ وہ ان کی شکایات وزیر اعظم تک پہنچائیں گے اور انہیں دور کرنے کے لئے چند روز میں اقدامات کریں گے۔

○ پاکستان اور انگلینڈ کے درمیان ورلڈ کرکٹ ٹورنامنٹ میں ہونے والا میچ مسلسل بارش کی وجہ سے برابری پر ختم کر دیا گیا۔ اور دونوں ٹیموں کو ایک ایک پوائنٹ دے دیا گیا۔

غیر ملکی خبریں

○ سعودی عرب میں شاہ فہد کی طرف سے ۶۰ رکنی شوریٰ کے قیام کے اعلان کے ساتھ سیاسی اصلاحات کا آغاز ہو گیا ہے۔ مجلس شوریٰ چھ ماہ کے اندر باقاعدہ کام شروع کر دے گی اس کے ارکان کے ناموں کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔

○ روس نے اپنی فضائیہ کو ۶۰۰ طیاروں تک محدود کر کے باقی طیارے بیرونی ممالک کو بیچنے کا اعلان کیا ہے۔

○ برما میں احتجاج کرنے والے مزید تیرہ مسلمانوں کو فوجیوں نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔

○ بیت المقدس میں ایک کافی ہاؤس کی چھت گرنے سے ۲۷ افراد ہلاک اور ۲۰ زخمی ہو گئے۔

○ جنوبی افریقہ اور روس کے مابین مکمل سفارتی تعلقات بحال ہو گئے ہیں

○ بھارت نے اپنے دفاعی بجٹ میں ۷ فیصد کا اضافہ کر دیا ہے۔

○ اردن کے شاہ حسین اگلے ہفتے امریکہ کا دورہ کریں گے۔

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں :-

۱	بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)	BABY TONIC	۱۰/-
۲	بے بی گروتھ کورس (۱۰ سال تک کے بچوں کیلئے)	BABY GROWITH COURSE	۳۰/-
۳	کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)	BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-
۴	چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)	DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-
۵	بول بستری کورس	BED URINE COURSE	۳۵/-
۶	مٹی چھوڑ کورس	MITI CHOUR COURSE	۲۰/-
۷	سوکھا پن کورس (بچوں کا)	MARASMAS COURSE	۵۰/-
۸	آہستہ دانت نکالنا کیور	SLOWDENTITION CURE	۲۰/-
۹	بے ترتیب دانت کیور	IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-

• ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن • تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی • مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

• لاہور: کیور ٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ • فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار • راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور: ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر • کوئٹہ: ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دوکان ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ • ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار • کراچی: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدر آباد: ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • گوجرانوالہ: کیور ٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
فون: ۷۷۱، ۶۰۶

خوشخبری

لڑکیوں کے لئے

یکم اپریل ۹۲ء سے چھٹی کلاس کا اجراء

داخلہ جاری ہے

ڈیسنٹ انگلش سکول
۲/۲۴ دارالرحمت شرقی الف ربوہ